اولی الامر کے بنیادی اوصاف: اسوۂ رسول ﷺ وخلفائے راشدین کی روشنی میں ایک مطالعہ

Basic Characteristics of the Rulers: A Study in the Light of the Practices of the Prophet and the Righteous Caliphs

اقرا بشیر*

نازیہ پروین**

Abstract

The acts of a person become precious when they are in accordance with the shariah method and prophetic tradition. The teachings of Prophet (P.B.U.H) are a source of guidance for people related to every department of life. In Islamic shariah, there is a perfect and defined method for every worship. Similarly, for governors, leaders and scholars also, there are some finest attributes that will adorn their personalities so that they can become a role model/ ideal for their subordinates. Being a ruler and ruling the state, being a governor and taking charge of the state, as a scholar being a guide is also a kind of worship and this worship can only be understood in the light of the teachings of prophet (P.B.U.H) and the guided caliphs. In this article, the qualities of the above-mentioned personalities will be discussed adopting which would enhance the character of any official personnel.

Key Words: Rulers, attributes, Prophet, *Saḥaba*

---

*معلمہ جامعہ مفتوحہ للمسلمات، لاہور

**پی ایچ ڈی سکالر اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونی ورسٹی، فیصل آباد

انسان کا کام اس وقت قیمتی اور عبادت بنتا ہے جب وہ شرعی طریقے سے انجام پائے اسلامی۔ شریعت نے ہر عبادت کے لئے علیحدہ طریقہ اور کیفیت وضع کی ہے۔ اسلامی ملک میں اسلامی سیاست کرنا بھی عبادت ہے جو دوسری عبادات کی طرح ہی ایک الگ اور مخصوص طریقے سے انجام پاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین[1]

"تم پر میرا اور میرے اصحاب کا طریقہ لازم ہے۔"

اہل مذہب خواہ حکومت کے میدان میں ہو یا گھر کی چار دیواری میں ہو خواہ کسی بھی شعبہ زندگی سے وابستہ ہو مکمل طور پر اصلاح اور قرآن و سنت سے آگاہی ضروری ہے پھر ہی رعایا کو حکم ہے اطاعت بجالائے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **یاایھا الذین آمنو اطیعوا اللہ واطیعو الرسول و اولی الامر منکم**[2] "اے لوگوں اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں انکی اطاعت کرو"

اولی الامر کا لفظ عام ہے اس میں اسمیں بادشاہ بھی داخل ہیں اور شہروں کے حکام بھی جج مجسٹریٹ بھی اور فوجی دستوں اور لشکر کے کمانڈر بھی[3] نیز جو بھی اہل منصب ہو وہ اولو الامر میں داخل ہو گا۔ اولو الامر سے مراد اکثر مفسرین کے مطابق مسلمان حکمران ہیں۔ جائز امور میں احکامات کی اطاعت مسلمان کا فرض ہے[4] البتہ یہ حکم اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ کوئی ایسا حکم نہ دے جو شریعت کے مطابق نہ ہو

اس بات کو قرآن کریم نے دو طرح سے واضح فرمایا ہے ایک تو اس طرح کے اصحاب اختیار کی اطاعت کا ذکر اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے بعد فرمایا ہے اسمیں اشارہ ہو گیا کہ حکمرانوں کی اطاعت اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کے تابع ہے۔ دوسرے جملے میں مزید صراحت کے ساتھ بتادیا کہ اگر کسی معاملے میں اختلاف پیدا ہو جائے کہ حکمرانوں کا دیا ہوا حکم صحیح اور قابل طاعت ہے یا نہیں تو اسے اللہ اور اسکے رسول کے حوالے کر دو جسکا مطلب یہ ہے کہ اسکو قرآن و سنت کی کسوٹی پر رکھ کر دیکھو۔ اگر وہ قرآن و سنت کے خلاف ہو گا تو اسکی اطاعت واجب نہیں۔ اور حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا حکم واپس لیں اور اگر وہ حکم قرآن و سنت کی صریح یا اجماعی طور پر مسلم حکم کے خلاف نہیں ہے تو عام مسلمانوں پر فرض ہے[5] کہ اس پر عمل کریں۔

---

[1] احمد بن حنبل، مسند احمد بن احمد، ج2، ص، 367 المطبوعۃ رحمانیہ۔

[2] النساء 4:59۔

[3] مظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، ج2، المطبوعۃ ضیاء القرآن پبلی کیشن۔

[4] مولانا سرفراز صفدر خان، ذخیرۃ الجنان، ج5، سنلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ۔

[5] بغوی، حسین بن مسعود بغوی الشافعی ج2، المطبوعۃ دار ابن حزم۔

اولی الامر سے مراد

حضرت جابر اولو الامر سے مراد فقہاء اور علماء لیتے ہیں۔ جو اپنے دین کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اسلامی نظام حکومت اور دیگر حکومتی نظام میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلامی حکومت کی کارکنوں نمائندے کچھ خاص صفات و اخلاق کے حامل ہوتے ہیں اور علمائے دین ان اوصاف کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں جو انہیں قرآن و سنت کی روشنی میں حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں شامل کئے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا[6] کہ یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کا امیر اخلاق حسنہ اور صفات فاضلہ سے متصف ہو اگر ایسا نہ ہو تو امیر مسلمانوں پر بوجھ بنے گا اور مسلمانوں کی کوئی مشکل حل نہ کر سکے گا۔

- **تقوی**

ادارے کی سربراہ کو تقوی کی صفت سے متصف ہونا چاہیے کیونکہ یہ تمام نیک اعمال کا مدار اور اساس ہے اللہ تعالیٰ نے تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاتقو ا اللہ مااستعطتم[7]

ترجمہ: سو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے: "کہ بے شک مجھ سے قریب ترین لوگ ہے جو تقوی والے ہیں۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو [8]"

تمام لوگوں کے لئے عموماحاکم وقت علماء کے لئے لئے اصل منصب تقوی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

- **سچ بولنا**

ادارے کے سربراہ کو اپنے قول میں سچا ہونا چاہئے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے سچ بولنے کے بہت سے فوائد ہیں اور جھوٹ بولنے کے بہت سے نقصانات ہیں زبان، دل، اور عمل، میں ہم آہنگی کا نام سچائی ہے اس ہم آہنگی پر تمام اخلاق و معاملات کی درستگی کا دارومدار ہے۔ سچ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں اس انداز میں حکم دیا گیا ہے کہ:

یا یھالذین أمنوا اتقوی اللہ وکونو مع الصدیقین[9].

ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

---

[6] شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ج1، ص45، باب سیر الملوک، المطبوعۃ دار احیا العلوم۔

[7] تغابن، 64:16

[8] ابن حبان، محمد بن حبان، صغیح ابن حبان، ج2، ص647، کتاب الرقائق، باب الخوف والتقوی، المطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت لبنان۔

[9] توبہ: 119:9،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے اعمال میں ایک عمل سچ بولنا ہو گا۔ سچ کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عمل الجنة الصدق[10]

ترجمہ: جنت کے اعمال میں سے ایک عمل سچ بولنا ہے

نبی ﷺ کے بہت سارے فرامین اسکی فضیلت بیان کرنے اور سچ کی اہمیت اجاگر کرنے پر ہیں موقع پر بنی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "یقیناً سچ بولنا نیک اعمال کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیک اعمال جنت کی طرف لے جاتے ہیں"

- **ایفائے عہد**

حاکم وقت / واہل منصب کو اپنے قول میں صادق اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدوں میں وفادار ہونا چاہیے ایفائے عہد کی اہمیت کا اندازہ قرآن مجید کی اس آیات مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واوفو ا بالعهد ان العهد کان مسئولا[11]

ترجمہ: اور پورا کر عہد کر بے شک عہدے کے بارے میں پوچھ ہو گی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لا دین من لاعهد له[12]

ترجمہ: اس آدمی کا دین کامل نہیں ہے جو وعدے کا پابند نہیں ہے

- **اتباع حق**

بارھویں صفت سربراہ مملکت کے لئے ضروری ہے کہ وہ حق کا تابع ہو حامی ہو حضرت عمر نے حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا: امابعد: فالزم لحق بین لک الحق ومنازل اهل الحق ولاتقض الا بالحق والسلام[13] ترجمہ: تم حق کو لازم پکڑو حق تمہارے سامنے اہل حق کے مراتب وضع کرے گا۔ صرف حق کے ساتھ ہی فیصلہ کرنا

- **حلم وبرداشت کامادہ**

رہنمائے قوم کیلئے ضروری ہے کہ وہ حلم اور نرمی کی صفت اپنائے مصائب اور تکالیف کی برداشت کا مادہ پیدا کرئے حلم کا مطلب ہے بردباری یعنی قدرت رکھنے کے باوجود غصے کی حالت میں نرمی سے کام لے اس بنا پر متحمل مزاج شخص کو حلم کہا

---

[10] حنبل، احمد بن حنبل، مسند احمد، ص216، کتاب البر والصلة والادب، باب فتح الکذب وحسن الصدق، المطبوعة مکتبہ رحمانیہ۔

[11] اسرا، 34:17۔

[12] بیہقی، احمد بن حسین البیہقی، السنن الکبری البیہقی، ج2، باب ماجائی الترغیب فی ادا الامانات، المطبوعة مکتبہ رحمانیہ۔

[13] کنز العمال، ابن حسام الدین الہندی ج16، ص156، باب خطاب ابی بکر صدیق ومواعظ۔

جاتا ہے حلیم ھونا ایسی صفت ہے جو انسان کے کمال عقل، اور قوت غضب کے مقہورہ و مغلوب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔اس وصف کے ساتھ اگرچہ ہر فرد کو متصف ہونا چاہیے۔

لیکن رہنما قوم، قائد، اور قوم کے ہادی میں اس فضیلت کا وجود از حد ضروری ہے اسلئے کہ اسکو قدم قدم پر ایسی آزمائشوں اور امتحانات سے پالا پڑتا ہے جن میں غصہ، غضب، اور غیظ میں آجانا ایک فطری بات ہے پس اگر رہنما قوم میں یہ وصف بدرجہ اتم موجود ہو تو بلاشہ قوم کی کشتی کو پار لے جائے گا اور خطرات سے باہر ہو کر ایک ماہر ملاح، اور کامیاب کپتان ثابت ہو گا نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "الحلیم سید فی الدنیا وسید فی الاخرۃ" ترجمہ: حلیم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہے[14]

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں مسلمانوں کا حاکم اگر حلیم الطبع اور نرم دل نہ ہ تو عنقریب اپنے جوش اور جلد بازی کی وجہ سے اپنی رعایا کو ہلاک کر دے گا[15]

- **تواضع وانکساری**

تواضع اختیار کرنا تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور امیر و نگران کے لیے خصوصاً بہت بنیادی صفت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین

ترجمہ: لوگوں کے ساتھ منصفانہ انداز سے پیش آیئے جو مومنین میں سے آپ کی اتباع کریں[16]

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا

ترجمہ "اور رحمن کے خاص بندے وہ ہیں جو زمین میں عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں[17]"

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ سلام کا فرمان ہے

ما تواضع احد للہ الارفعہ اللہ[18]

"جس شخص نے بھی صرف اللہ کے لیے تواضع اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے گا"

- **تواضع خلفائے راشدین کے تعامل میں**

---

[14] کنز العمال، ابن حسام الدین الہندی، ج16، ص156، باب خطاب ابی بکر صدیق و مواعظہ، المطبوعۃ دار الاشاعت۔

[15] شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ج1، ص45، باب سیر الملوک، المطبوعۃ دار احیا العلوم۔

[16] الشعرا26:215۔

[17] الفرقان25:63۔

[18] مسلم بن حجاج، الصحیح، ص321، کتاب البر والصلۃ وآداب، باب استحباب العفو والتواضع۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر کو کہ آپ پا عید گاہ کی طرف نماز کے لیے تشریف لے جا رہے تھے[19]
اسی حضرت علی کا معمول تھا کہ وہ اکیلے بازاروں میں تشریف لے جاتے تھے حالانکہ وہ خلیفہ تھے

- **استقامت اور اچھے اخلاق پر کاربند ہونا**

سربراہ کے لیے مضبوط استقامت ضروری ہے اور چاہیے کہ اچھے اخلاق کو ہاتھ سے نا جانے دے۔ حضرت عمر جب خلیفہ بنے تو لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فرمایا کہ: " وہ خلافت جو مجھے سپرد کی گئی ہے ہرگز میرے اخلاق میں تبدیلی نہ لا سکے گی۔ عظمت اور بڑائی صرف اللہ کے لیے ہیں۔ اور بندوں کے لیے اس عظمت سے کوئی حصہ نہیں " [20]
بعض دفعہ انسان کے نیک اخلاق برے اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہ چند عارضی اسباب کی وجہ سے ہوتا ہے زبان میں نرمی کی بجائے سختی پیدا ہو جاتی ہے ان میں سے عارضی اسباب درج ذیل ہیں:
منصب سے معزولی، مالداری، غربت، مرض و بیماری وغیرہ یہ ایسے اسباب ہیں جو برے اخلاق کے عاور پیچیدہ مسائل ہیں

یہ ایسے اسباب ہیں جو برے اخلاق کے عاور پیچیدہ مسائل ہیں

- **ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈرنا**

ادارے کے سربراہ کو اپنے کاموں میں کسی ملامت کا خوف نہیں کرنا چاہیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے

ولا یخافون لو مہ لا ئم [21]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو
حضرت عمر نے فرمایا کہ
" جو کوئی مسلمانوں کے امور کا سربراہ مقرر ہو تو اسے کسی کی ملامت سے نہیں ڈرنا چاہیے[22] "

- **عالی ہمتی کا ہونا**

ادارے کے سربراہ کو چاہیے کہ وہ عالی ہمت ہو مقصود کے حصول کے لیے یہ بہت اہم ہے۔ ہمت کے معنی ہیں کہ انسان اپنے نفس کو بلند رکھے۔ اسلئے کے عالی دل ہونا بڑے لوگوں کی ہمتوں کا تقاضا ہے

---

[19] کنز العمال، ابن حسام الدین الہندی ج 13، ص 65، المطبوعۃ دار الاشاعت۔

[20] طبری، محمد بن جریر طبری، تاریخ طبری، ج4، ص 215، ذکر بعض خطبہ حوادث سنۃ، المطبوعۃ نفیس آکیڈمی۔

[21] مائدہ 5:54۔

[22] ابو یوسف، کتاب الخراج، المطبوعۃ مکتبہ رحمانیہ۔

کیونکہ وہ اپنی قدر پہچانتے ہیں۔ اور اپنے نفس کی عزت کرتے ہیں اور اپنے نفس کی عزت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رزیل لوگوں سے اختلاط نہ رکھے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جو ان کے لیے جائز نہ ہو اور نہ ایسی بات کہے جو اس کے لیے عیب ہو ۔ہمت اور خود اعتمادی بادشاہوں کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ خوبی ڈالی ہے تاکہ ان کے وزیر اور مشیر یہ خصلت سیکھیں۔

- **رعیت اور ماتحت حکام کے ساتھ شفقت والا سلوک کرنا**

ادارے کے سربراہ پر لازم ہے کہ وہ ماتحت حاکموں کے ساتھ بچوں جیسے پیار کا برتاؤ کرے اور ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے۔ ان کی ضروریات پوری کرے۔ ان کی اصلاح کا بندوبست بھی کیا کرے۔ ان کے ساتھ درگزر سے پیش آئے ان کو سزا کے ساتھ جزا بھی دے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

کن والد لمن معک[23]

ترجمہ "تم اپنے ساتھیوں کے لیے باپ جیسے رہو"

- **مجرم کو سزا دینے میں تاخیر اور تحقیق سے کام لینا**

ادارے کا سربراہ مجرم کو سزا دینے ہیں میں جلد بازی سے کام نہ لے مصلحتا تاخیر سے کام لیں تاکہ مکمل اور مستقل تدبر کے ساتھ حسب جرم شریعت کے مطابق سزا دے سکے وہ حکام کے لئے خصوصا یہ بات بہت اہم ہے کہ سزا دینے میں جلدی سے کام نہ لے غور و فکر کے بعد سزا کے مستحق کو سزا دے۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ

حضرت عثمان نے حضرت ولید پر حد قائم کرنے میں تامل فرمایا تاکہ حقیقت حال واضح ہو اس کے بعد حد قائم کی[24]۔

- **لوگوں کے ساتھ مساویانہ زندگی اختیار اور امتیاز نہ کرنا**

ادارے کا سربراہ، عہدے، مال، نسب کی وجہ سے دوسرے انسان پر فوقیت نہیں رکھتا ہے تمام انسان آپس میں برابر ہیں فوقیت اور امتیاز کا انحصار ایمان اور تقویٰ پر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفواان اکرامکم عنداللہ اتقاکم[25]

ترجمہ: تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کر سکو

---

[23] کنز العمال، ابن حسام الدین الہندی ج5، ص26، المطبوعۃ دار الاشاعت۔

[24] شاہ ولی اللہ، ازالۃ الخفاء، ج2، ص248، المطبوعۃ دار القلم۔

[25] حجرات، 13:49۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ آپ بازاروں میں اکیلے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ آپ خلیفہ تھے[26] امام شعبی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار میں گشت فرماتے رہتے قرآن کی تلاوت فرماتے اور جہاں کہیں نزاع کرنے والوں کو دیکھتے وہیں انکے درمیان فیصلہ فرماتے۔

- **فرق مراتب کی پہچان**

آیات قرانیہ سے ظاہر ہے کہ لوگ مختلف مراتب رکھتے ہیں اور سب لوگ مراتب میں برابر نہیں ہیں ہر ایک کے ساتھ اس کے مرتبے کے مطابق سلوک کیا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: **ولاتبخسو الناس اشیائهم** [27] ترجمہ: اور مت گھٹایا کرو لوگوں کو انکی چیزیں۔

کسی کا درجے اور رتبے کے موافق احترام نہ کرنا۔ جس کی اطاعت واجب ہے۔ اس شخص کی اطاعت میں کوتاہی کرنا جس کی تعظیم وتکریم واجب ہے اسمیں کوتاہی برتنا یہ سب جرم میں داخل ہو گا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: **هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون**[28] ترجمہ: کیا سمجھنے والے اور نہ سمجھنے والے برابر ہو سکتے ہیں۔ فرق مراتب کے لحاظ سے ایک واضح حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "فتح مکہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من دخل بيت ابی سفيان فهو آمن [29] کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن پا گیا"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ انتظامی امور کے لیے ان لوگوں کو منتخب فرماتے جن میں قوت استطاعت موجود ہوتی مثلاً حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زید بن حارث اور حضرت حمزہ کا نام قابل ذکر ہے۔

- **بارعب اور وقار رکھنا**

حاکم وقت کے لیے وقار بہت اہم وصف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

عليكم بالسكينة والوقار[30]

ترجمہ: تم پر لازم ہے کہ سنجیدگی اور بردباری سے کام کرو۔

- **سمجھ اور دانائی رکھنا**

---

[26] کنز العمال، ابن حسام الدین الہندی ج13، ص180، المطبوعۃ دار الاشاعت

[27] الاعراف 7:85۔

[28] روم 30:39۔

[29] نسائی ی، احمد بن شعیب نسائی ی، ج2، ص633، کتاب امناسج الحج، باب فرض الوقوف بعرفۃ المطبوعۃ دار السلام والنشر والتواریخ۔

[30] ترمذی، محمد بن عیسی، الصحیح ترمذی، ص145، کتاب التفسیر القرآن عن رسول اللہ باب سورۃ الحجر۔

ادارے کے سربراہ کو سمجھدار ہونا چاہئے اور چاہئے کہ وہ کسی سے دھوکہ نہ کھائے اور خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اتقوا الله فراسة المومن فانه ئنظر بنور الله[31] ترجمہ: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالی کے نور سے دیکھتا ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا يلدغ المومن من جحر واحد مرتين[32] ترجمۃ: مومن کو ایک ہی سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا

- **دینی و دنیوی ترقی کا جذبہ رکھنا اور اسکی تعلیم دینا**

وہ انکو دنیوی ترقی کا بھی شوق دلائے گا۔

حلال مال کمانے کا شوق دلائے گا اسی طرح وہ دنیوی ترقی کا جذبہ رکھنے کی ھی تلقین کرے گا۔ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اگرچہ اس کیلئے کتنی بھی مسافت طے کرنی پڑے۔

- **رعیت کے مسائل معلوم کرکے ان کو حل کرنا**

ادارے کے سربراہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کی علمی اور عملی ضروریات معلوم کرے کے اور معلوم کرنے کے بعد اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

رعیت کے مسائل حل کرنا حاکم کا فرض ہے۔

اسلام میں انسان کیلئے انکی دیگر ضروریات پوری ہونے کے ساتھ ساتھ آزاد اور مطمئن زندگی کا حق ہے اور یہ زندگی اسکی اجتماعی تکافل کے سایہ میں میسر ہوتی ہے انسانی کرامت اسلام میں ایک وجود اصل ہے۔

حاکم وقت کیلئے لوگوں کی ضروریات کو پوری کرنا فرض کے درجہ میں ہے اور اس میں غفلت اور کوتاہی اس پر قرص کی مانند ہے اس پر آپ ﷺ کی قولی، فعلی روایات دلیل ہیں۔

- **وظائف کی تقسیم**

حاکم کیلئے ایک اہم صفت ہے کہ وہ وائف کی تقسیم اور تعین پر قادر ہو اور وضائف کی تقسیم میں مہارت اور اس سے بخوبی آگاہی حاکم کیلئے اہم وصف ہے۔

- **نرمی کے موقع پر نرمی کرنے والا ہونا**

---

[31] بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، ص965، کتاب الادب، باب لایلدغ المومن۔

[32] دینوری، عبداللہ بن مسلم، عیون الاخبار، ج1، ص53، ذکر عمر بن خطاب، کتاب الخراج، المطبوعۃ المکتب الاسلامی۔

نرمی کے ذریعہ سے حاکم اپنی رعیت کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہے۔ ان میں عدل قائم کر سکتا ہے اس وجہ سے رعایا اس کے ساتھ اور وہ رعایا کے ساتھ محبت کرے گا۔ لاگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ مانوس ہونگے۔ بغیر کسی خوف کے اس کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

خلافت کے امر کی وہی شخص صلاحیت رکھتا ہے جو نرم خو ہو (یعنی اسکی نرمی کسی کمزوری کے بغیر ہے) اور وہ شخص قوی ہو سختی کے بغیر[33]۔

- **تقوی اور شریعت کی مکمل پاسداری**

ادارے کے سربراہ کے تقوی کی صفت سے متصف ہونا چاہئے کہ یہی تمام نیک اعمال کی اساس ہے۔

تقوی کی تعریف: تقوی اللہ کی تابعداری اور اسکی نافرمانی سے بچنے کا نام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو تقوی والے ہوں خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں[34]"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے

یا ایھا الناس اتقوا اللہ فان تقوی اللہ عنمہ

اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالی کا ڈر بڑی غنیمت ہے۔

- **شریعت کی مکمل پابندی کرنے والا**

ایک مسلمان حاکم پر یہ بات لازم۔ ہے کہ سریعت کی تابعداری میں اپنے آپ کو ایک نمونہ اور بے مثال رہبر بنائے اس لئے کہ حاکم مسلمانوں کی دینی اور سیاسی دونوں میں رہبری کرے گا اور یہ بات ضروری ہے کہ حاکم شریعت کے التزام میں اپنی رعیت سے بڑھا ہوا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی بنیادوں اور اصول کی پابندی اور پیروی بہترین اخلاق کو مسلمانوں کی رہبری اور قیادت کیلئے ایک معیار قرار دیا جائے اس میں جماعتی گروہ بندی، قومی عصبیت اور خاندانی بنیادوں کو بالکل خاطر میں نہ لایا جائے۔

---

[33] ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، ج2، ص647، کتاب الرقائق، باب الخوف والتقوی، المطبوعۃ دار المعرفۃ بیروت لبنان۔

[34] ابن کثیر، ابوالفدا اسماعیل بن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج5، ص208، باب شئ ی من خطبہ، المطبوعۃ مکتبۃ المعارف۔